نحنُ انصاراللہ

Majlis Ansarullah Canada
We are the helpers of Allah

ثم تكون خلافة على منهاج النبوة

مئی 2025ء، ذوالقعدہ 1446ھ، ہجرت 1404ھش
www.nahnuansarullah.ca

نگران
عبدالحمید وڑائچ صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ
سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

مینیجر
محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا

مدیران
غلام مصباح بلوچ نائب صدر صفِ دوم مجلس انصاراللہ کینیڈا
ڈاکٹر حمید احمد مرزا۔ معتز القزق

معاونین،
کاشف بن ارشد ایڈیشنل قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا ، مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا
نثار اے شمس ڈاکٹر محی الدین مرزا، ظفر ندیم، منصور چغتائی

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر1: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں

چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر3: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورد اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

قال اللہ عزّ وجل — 1

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — 2

کلام المہدی علیہ السلام — 3

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ — 4

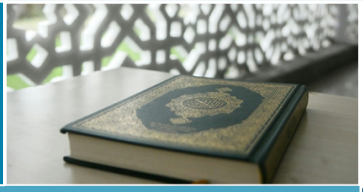

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — 5

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ — 6
(قیادت تربیت، مجلس انصار اللہ کینیڈا)

مبلغین اسلام احمدیت — 9
(محترم مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ مبلغ مغربی افریقہ)

سیر وسیاحت — 15
مونٹریال اور کیوبک سٹی کے کلیسا — ایک تاریخی، ثقافتی اور مذہبی ورثہ
(مکرم طارق محسن صاحب۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

زاویۃ العرب — 17

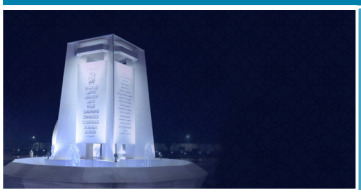

قال اللہ عزّ وجل

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(سورۃ النور: آیت 56، 57)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو، اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تفسیر صغیر)

تفسیر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں، ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اِسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے....“

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

Picture Source: https://www.alhakam.org/

قال الرسول ﷺ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ .... فَقَالَ حُذيفة: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَّا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ 18596)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 800)

Picture Source: https://www.ahmadiyyagallery.org/

کلام المہدی علیہ السلام

یاد رکھنا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ کے وعدے جو اس کے رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی نسبت ہوتے ہیں کبھی تو بلا واسطہ پورے ہوتے ہیں اور کبھی بالواسطہ اُن کی تکمیل ہوتی ہے ..... ایسا ہی ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم ﷺ کی نسبت توریت میں بعض پیشگوئیاں ہیں جو آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بلا واسطہ پوری نہیں ہوسکیں بلکہ وہ بواسطہ اُن خلفائے کرام کے پوری کی گئیں جو آنحضرت ﷺ کی محبت اور پیروی میں فانی تھے۔ سو اِس میں کون کلام کرسکتا ہے جو ایک مامورِ من اللہ کی نسبت جن جن فتوحات اور امورِ عظیمہ کا تذکرہ پیشگوئی کے لباس میں ہوتا ہے اس میں یہ ہرگز ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ وہ سب کچھ اُسی کے ذریعہ سے پورا بھی ہوجائے بلکہ اُس کے خالص متبعین اس کے ہاتھوں اور پیروں کی طرح سمجھے جاتے ہیں اور ان کی تمام کاروائیاں اُسی کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ ..... پس جبکہ یہ محاورہ شائع متعارف ہے تو ..... یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیے کہ وہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور ایسے لوگوں کے ہاتھ سے اُن کی تکمیل کرائی جائے گی کہ جو پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے اور نیز آسمانی روح کے لینے کے باعث سے اس عاجز کے وجود کے ہی حکم میں ہوں گے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 316-318)

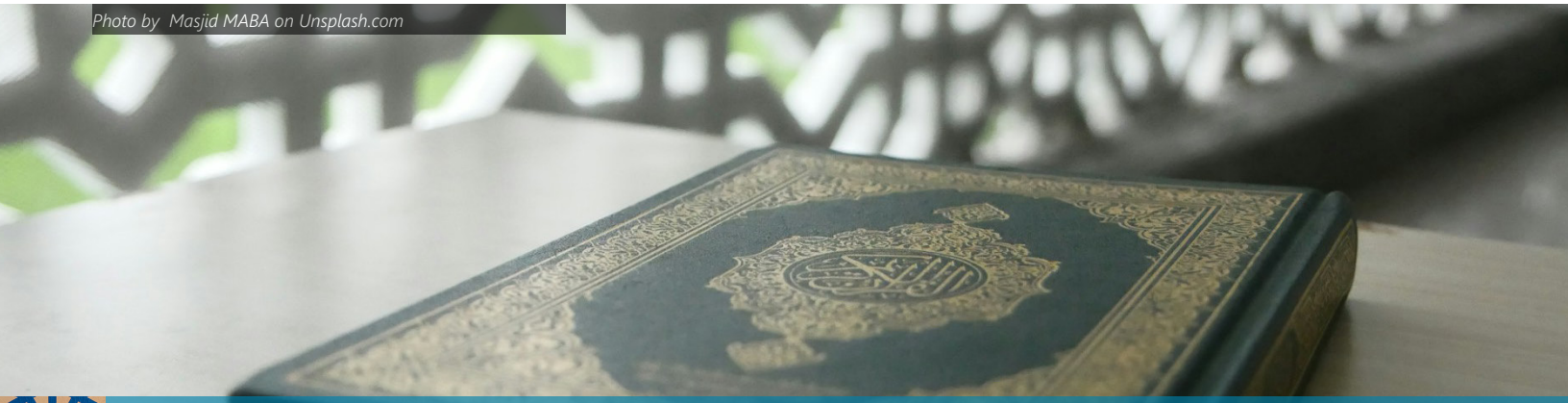
Photo by Masjid MABA on Unsplash.com

فارسی منظوم کلام

فرقان مبارک

ہست فرقان مبارک از خدا طیّب شجر

نونہال و نیک بُو و سایہ دار و پُرزبر

قرآن پاک خدا کی طرف سے ایک پاکیزہ درخت ہے جو نونہال اور نیک اصل والا اور سایہ دار اور پھلوں سے لدا ہوا ہے

میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار

گر خرد مندی مجنباں بید را بہرِ ثمر

اگر تو میوہ چاہتا ہے تو میوہ دار درخت کے نیچے آ اگر عقلمند ہے تو بید کے درخت کو پھلوں کے لئے نہ ہلا

ور نیاید باورت در وصف فرقان مجید

حسن آں شاہد بپرس از شاھداں یا خود نگر

اگر تجھے قرآن مجید کی خوبیوں پر یقین نہیں ہے تو اس محبوب کا حسن دیکھنے والوں سے پوچھ یا خود تحقیق کر

وانکہ او نامد پئے تحقیق و در کیں مبتلاست

آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر از خر

لیکن جو شخص تحقیق کے لئے نہیں آیا اور دشمنی میں لگا ہوا ہے وہ ہرگز آدمی نہیں بلکہ گدھے سے بھی بدتر ہے

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 612، درثمین فارسی جلد اول صفحہ 190)

کلام الامام

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ کے مقام پر فائز فرمایا اور پھر آپؒ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر متمکن فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے .... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق جماعت کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھا۔ اس عرصے میں دشمن نے جماعت میں تفرقہ ڈالنے، اسے ختم کرنے، خوفزدہ کرنے کی بے شمار کوششیں کیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں کو شہید کیا گیا، دنیاوی لالچ دیے گئے لیکن اللہ تعالیٰ احمدیوں کو خلافت سے تعلق اور ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا گیا۔ چاہے وہ ایشیا کے احمدی ہیں یا یورپ و امریکہ کے یا افریقہ کے، ہر ایک کا خلافت سے جو تعلق ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرما سکتا ہے۔ کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ ایسی محبت اور اخلاص کا تعلق پیدا کرے جو افراد جماعت کو خلافت سے ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے۔ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں وہاں یہ نظارے دیکھنے میں نظر آتے ہیں اور یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ آج کل تو کیمرے کی آنکھ ان کو محفوظ کر لیتی ہے۔ ایم ٹی اے یہ نظارے دکھاتا رہتا ہے اور ان کو دیکھ کر مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ اور پھر ہزاروں خطوط ہیں جو ہر مہینے مجھے آتے ہیں۔ اس بات کے اظہار کے لیے کہ لکھنے والوں کا کس قدر جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو کس طرح خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے اور کس طرح ان کے دلوں میں خلافت سے محبت اور تعلق پیدا کر دیتا ہے..... پس خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آ سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تا قیامت چلے گی، ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26؍مئی 2023ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 16؍جون 2023ء صفحہ 2 تا 6)

Picture Source: https://www.ahmadiyyagallery.

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

(قیادت تربیت، مجلس انصار اللہ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء و مرسلین کا سلسلہ جاری رکھا اور ان کے ذریعے لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی دلائی پھر ان کے بعد آنے والی نسلوں کو اس صراط مستقیم پر قائم رکھنے کے لیے انبیاء کے بعد ان کے خلفاء کا سلسلہ چلایا۔ اپنی اسی سنت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت نمبر 56 میں فرمایا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس الٰہی سنت کے متعلق فرماتے ہیں:

”.....چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں، ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اِسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے....“

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

جس طرح گذشتہ امتوں میں اس سنت الٰہی کا اجراء رہا، اسی طرح امت مسلمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سنت کے جاری ہونے کا وعدہ فرمایا۔ اسی وعدہ کے ماتحت آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے فوری بعد بھی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بشارت دی اور ایک عرصہ تک جابر ملوکیت کے بعد آخری زمانے میں پھر ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کی بھی نوید سنائی اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے دوبارہ جاری ہونے کی یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات میں پوری ہوئی اور آپؑ نے آنحضرت ﷺ کی متابعت میں ظلی نبوت کا مقام پایا اور اپنے بعد سنت الٰہیہ کے مطابق قدرت ثانیہ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی، چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ (النور: 56)

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے...

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے، سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے.... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی.... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے...''

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-304)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

''اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔'' (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306,307)

رسالہ الوصیت دسمبر 1905ء میں طبع ہوا چنانچہ اس کے چند دن بعد ہی یعنی 15 جنوری 1906ء کو ایک خادم باہر سے قادیان آئے اور حضور علیہ السلام کی وفات کے الہامات کی وجہ سے رو پڑے، حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

''یہ وقت تمام انبیاء کے متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ دکھاتا ہے، نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ در اصل خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، بعض نادان لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اور دکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دکان چل پڑی ہے لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جاوے گا تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا.... تب خدا تعالیٰ نے ابو بکر کو اٹھایا اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا، اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس وقت ادھورا رہ جاتا... اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 2۔ نظارت اشاعت ربوہ)

خدائے عزیز و حکیم کے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست قدرت کو ایک مرتبہ پھر ظاہر کیا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے حضرت حکیم حافظ مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کو خلعت خلافت سے نواز کر اس جماعت کو سنبھال لیا اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان ''میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے'' نیز ''دوسری قدرت ...دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔'' کے مطابق ضروری تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ''اور وجود'' ہوں جو ''دوسری قدرت کا مظہر'' ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق اور وجودوں کو بھی اپنی قدرت ثانیہ کے مظاہر کے طور پر ظاہر کیا اور انہی مظاہر کے ہاتھ پر بیعت کرا کے جماعت کو پہلے بھی متّحد و متفق رکھا، آج بھی رکھے ہوئے ہے اور آئندہ بھی رکھے گا، ان شاء اللہ۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کی اس نعمت عظمیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''..... پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جماعت کو حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھ پر جمع کیا۔ گو بعض لوگ چاہتے تھے کہ انجمن کے ہاتھ میں انتظام رہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے آہنی ہاتھوں سے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے وصال کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت بھی بعض لوگ جو اپنے آپ کو علمی اور عقلی لحاظ سے بہت بڑا سمجھتے تھے انہوں نے فتنہ اٹھانے کی کوشش کی اور ان کی یہ کوشش تھی کہ انتخابِ خلافت کو اگر مکمل طور پر نہیں روکا جا سکتا تو چند ماہ کے لیے ملتوی کر دیا جائے تا کہ انہیں جماعت میں تفرقہ ڈالنے کا موقع مل جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے موافق مومنین کی جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور مخالفینِ خلافت اور منافقین ناکام و نامراد ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؓ کی

خلافت تقریباً باون سال کے عرصے پر محیط ہوئی اور دنیا میں مشن کھلے۔ جماعت کا انتظامی ڈھانچہ مضبوط ہوا۔ یہ سب آپؓ کے دَور میں ہوا۔

پھر آپؓ کے وصال کے بعد خلافت ثالثہ کا دَور شروع ہوا اور حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے خلافت کے مقام پر فائز ہوئے۔

پھر جب خدائی تقدیر کے مطابق آپؒ کا وصال ہوا تو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ کے مقام پر فائز فرمایا اور پھر آپؒ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر متمکن فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود میری کمزوریوں اور کمیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق جماعت کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھا۔ اس عرصے میں دشمن نے جماعت میں تفرقہ ڈالنے، اسے ختم کرنے، خوفزدہ کرنے کی بے شمار کوششیں کیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں کو شہید کیا گیا، دنیاوی لالچ دیے گئے لیکن اللہ تعالیٰ احمدیوں کو خلافت سے تعلق اور ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا گیا.... اور ان کو دیکھ کر مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26؍مئی 2023ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 16؍جون 2023ء صفحہ 2 تا 6)

اے انصار برادران! اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کا ایفاء کر دیا ہے اور ہمیں خلافت جیسی نعمت عطا فرمائی ہے، اب ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدوں کا ایفاء کریں اور ہمیشہ ایمان اور عمل صالح کی شرط کو پورا کرتے ہوئے اُس ذات بابرکت سے ہمیشہ قدرت ثانیہ کے نزول کی دعا کرتے رہیں اور خلیفہ وقت کی اطاعت اور عملی پیروی سے اس نعمت الٰہی کا شکر ادا کرتے رہیں تا کہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں رحمت الٰہی کے اس دروازے سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ آمین۔

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی کے موقع پر اپنے معرکہ آراء خطاب میں فرمایا:

’’اے دشمنان احمدیت! میں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ! اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مرجاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کرسکو گے، تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کرسکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔‘‘

(روزنامہ الفضل آن لائن 17 دسمبر 2022)

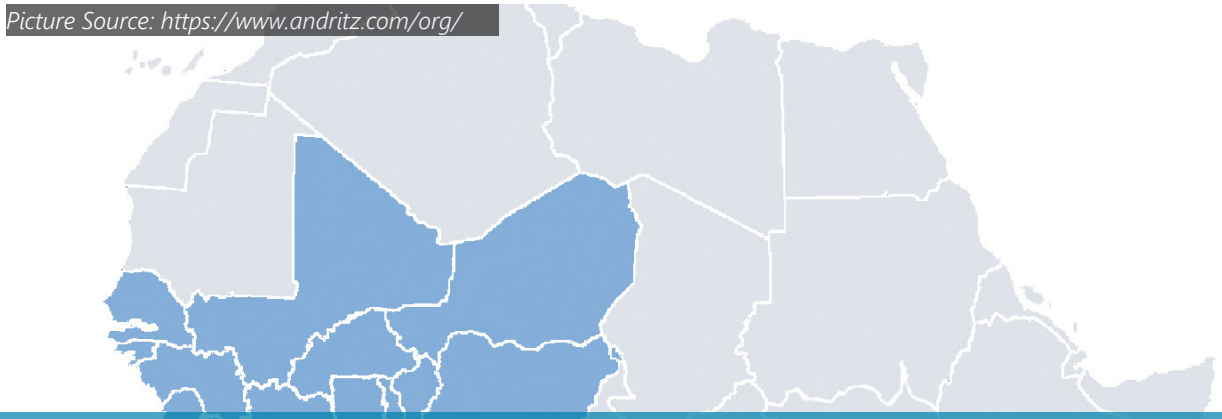

مبلغین اسلام احمدیت

محترم مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ مبلغ مغربی افریقہ

(غلام مصباح بلوچ۔ نائب صدر صف دوم)

خدائے عزیز وحکیم نے اس زمانے میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو احیاء اسلام کے لیے مبعوث فرمایا تو آپؑ نے مسلمانوں کو اسلام کے احیاء نو کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا:

''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اَب چاہتا ہے...''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10،11)

حضرت اقدس علیہ السلام کی اس آواز پر جن خوش نصیبوں کو لبیک کہنے کی توفیق ملی اُن میں ایک نام حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب کا بھی ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی وطن سے ہزاروں میل دور افریقہ میں خدمت اسلام کرتے ہوئے گزاری اور خلافت کی دعاؤں کے طفیل ہزاروں لوگوں کو اسلام کے احیاء نو کی تحریک میں شامل فرمایا۔

محترم مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب اندازًا 1896ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ (بیعت: 1890ء ۔ وفات: 23/مارچ 1942ء) آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور ابتدائی اور نہایت مخلص صحابہ میں سے تھے۔ اس طرح آپ نے ایک احمدی گھرانے میں آنکھ کھولی اور بچپن سے ہی ایک پاکیزہ اور دعاؤں کے حصار میں پرورش پائی۔ آپ کے قریبی ساتھی محترم سردار مصباح الدین صاحب سابق مبلغ انگلستان (وفات: اگست 1988ء) بیان کرتے ہیں:

''1915ء کی بات ہے ..... وہ سکول کی نویں جماعت میں آ کر داخل ہوئے تھے۔ اسی سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں اپنے عہد کی پہلی وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک میں لبیک کہنے والوں میں ایک حکیم صاحب مرحوم بھی تھے .... مکرم حکیم صاحب میٹرک کی کلاس تک پہنچ گئے، امتحان دیا مگر فیل ہوگئے۔ چونکہ زندگی کسی کی نذر کر چکے تھے اس لیے دوبارہ تیاری امتحان کے لیے اجازت طلب کی۔ اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تم لوگوں سے ایسا کام لینا ہے جس کے لیے یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کی ضرورت نہیں۔ یہ جواب پڑھ کر خدا کے فرمانبردار بندے نے پورے صمیم قلب سے مزید رواجی تعلیم میں آگے بڑھنے کا خیال ترک کر دیا۔''

(میری پونجی مصنفہ صفیہ بشیر سامی لندن صفحہ 34۔ سن اشاعت 2013ء)

مغربی افریقہ میں احمدیت کا آغاز ہو چکا تھا اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ نے اس علاقے میں احمدیہ مشن کا آغاز فرمایا اور کئی سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کے ذریعے مغربی افریقہ میں احمدیت کا آغاز ہو

چکا تھا اور کئی سعید روحوں نے حق کو قبول کرنے کی توفیق پائی، ان نو مبائعین کی تعلیم و تربیت اور احمدیت کی مزید تبلیغ کے لیے مغربی افریقہ میں ایک مستقل مبلغ کی ضرورت تھی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس ضرورت کے پیش نظر حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کو روانہ فرمایا۔ آپ 23/جنوری 1922ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور براستہ لندن مورخہ 17/اپریل کو پہلے لیگوس (نائیجیریا) اور پھر 13/مئی کو گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) کے شہر سالٹ پانڈ پہنچے، سفر کی روداد آپ کے قلم سے اخبار الفضل 14/ستمبر 1922ء میں شائع شدہ ہے۔ قادیان سے روانگی کے وقت حضورؓ نے دیر تک آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور آپ کی کاپی پر اپنے قلم سے ہدایات لکھ کر دیں اور کچھ زبانی بھی ارشاد فرمائیں۔

(الفضل 20/مارچ 1922ء صفحہ 7)

مغربی افریقہ میں بھی دنیا کے باقی حلقوں کی طرح مسیحی مشنریز کی یلغار تھی اور اس پر مستزاد یہ کہ خود مسلمان بھی اسلامی تعلیمات سے دور پڑے تھے۔ ایسے حالات میں آپ بفضلہٖ تعالیٰ خلیفہ وقت کی دعاؤں سے مسیح محمدیؑ کا پیغام لے کر اس خطہ زمین میں وارد ہوئے تھے اور شروع دن سے ہی عزم و ہمت باندھتے ہوئے تبلیغ دین کا کام شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں کئی تبلیغی سفر کیے، لیکچروں اور گفتگوؤں کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کو پیغام اسلام پہنچایا۔ ٹریکٹ شائع کیے، حکام بالا سے بھی روابط قائم کیے اور انہیں بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کا بول بالا کیا اور ہزارہا لوگوں کو مسیحیت کے جال سے بچایا۔ مساجد تعمیر کروائیں اور نو مبائعین کو نظام جماعت کے ساتھ منسلک کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مخلصین کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔ آپ خود بیان کرتے ہیں:

”جب میں یہاں پہنچا تو اسلام میں داخل ہونے والوں کو عجیب حالت میں پایا۔ وجہ صاف عیاں ہے کہ ان کی تربیت کے لیے کوئی مدرس ان میں فوراً نہ بھیجا جا سکا..... اللہ نے میری یاوری کی اور ان لوگوں کو سمجھ دی اور اب خدا کے فضل سے بہت ہیں جن کا ایمان عاشقانہ رنگ میں تبدیل ہو رہا ہے اور جنہوں نے سمجھا ہے کہ ہاں اسلام کیا ہے..... احباب کرام دعاؤں سے امداد فرماویں۔ لندن، امریکہ، جرمنی کے لیے تو احباب نے روپیہ بھیجا اور بھیج رہے ہیں یہاں دعاؤں کی تھیلیاں ہی ارسال فرما دیں۔“ (الفضل 21/اگست 1923ء صفحہ 9)

آپ نے دیکھا کہ مسیحی مشن کا ایک بڑا ہتھیار ان کے سکول ہیں جو جدید تعلیم کے نام پر مسیحی عقائد سے طلباء کو زیر اثر کر رہے ہیں، اس تناظر میں آپ نے اپنے سکول کی ضرورت محسوس کی جس کو پورا کرتے ہوئے غانا کے شہر سالٹ پانڈ میں تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کی بنیاد رکھی جس کا افتتاح جون 1927ء میں سالٹ پانڈ ضلع کے کمشنر Capt. J. H. West نے کیا جنہوں نے اپنی تقریر میں آپ کی مساعی کو سراہتے ہوئے کہا:

“Mr. Hakeem came to this country about five years ago.... He came as a stranger to a strange land without a following, without a school, without pupils. During these five years he has built this school and has carried on his educational work. The school building is a testimony in itself to his labours. He and I have had many conversations on education; I know that his ideals are of a very high standing ....”

(Review of Religions, Oct 1927 page 17)

”حکیم صاحب تقریباً پانچ سال پہلے اس ملک میں آئے تھے۔۔۔ وہ ایک اجنبی سرزمین پر ایک اجنبی کی حیثیت سے آئے تھے، نہ ان کے پیچھے کوئی جماعت تھی، نہ کوئی اسکول، نہ ہی کوئی طالبعلم۔ ان پانچ برسوں میں انہوں نے یہ سکول قائم کیا اور اپنے تعلیمی کام کو جاری رکھا۔ اسکول کی عمارت خود ان کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میری اور ان کی کئی بار تعلیم کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے؛ میں جانتا ہوں کہ ان کے نظریات نہایت اعلیٰ معیار کے ہیں۔۔۔“

1929ء سال کی آمد پر آپ نے ایک احمدیہ کیلنڈر تیار کروایا جس میں مسجد فضل لندن، مسجد احمدیہ شکاگو اور حضرت مسیح ناصریؑ کے مقبرہ کی تصاویر کے ساتھ حضرت مسیحؑ کے صلیبی موت سے بچنے کے 14 واضح دلائل پر شائع کیے اور عیسائیوں کو ”نئے سال کا پیغام“ کے عنوان سے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس کیلنڈر کو لوگوں نے خرید کر اپنے گھروں میں لگایا جس سے ایک مستقل پیغام سارا سال گھروں میں لگا رہا اور مثبت اثرات ظاہر ہوئے مثلاً ایک عیسائی عورت نے آپ سے کہا کہ تمہارے کیلنڈر نے ہم عیسائیوں کو عجیب پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ (الفضل 14/مئی 1929ء صفحہ 7)

غرضیکہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل آپ کی انتھک محنت اور مسلسل جدوجہد نے کئی سعید روحوں کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ مغربی افریقہ میں مذہبی حالت کے بدلتے ہوئے اس خوش کن نقشے کو دیکھ کر سیرالیون میں مقیم ایک لبنانی تاجر السید حسن محمد ابراہیم الحسینی نے لبنان سے شائع ہونے والے ایک علمی و ادبی رسالے ”العرفان“ میں احمدیت کے متعلق اپنے ایک مضمون میں لکھا:

’’...هكذا حال المبشرين (الأحمديين) فقد انتشروا فى سائر انحاء المعمورة و وقفوا و مبشرى الفرق المسيحية وجها لوجه و منوهم بهزيمة لم يكونوا ليحملوا بمثلها، لو لا هم لا سيما لو اتكل الأمر علىٰ علماء الأمة العربية المستسلمين لسلطان الكرى و القانعين من دنياهم ....و هلمّ جرًا حتى كان الأمر لا يعنيهم البتة... دخلت (الأحمدية) بلاد (الساحل الذهبى) (افريقيا الغربية) منذ بضع سنين، فتجاوز عدد من انتظم فى سلكِها مِمن اعتنق الاسلام العشرين الفا و اربى ما بَنوه من مساجد على المئة و احدى و عشرين، كل ذالك راجع لِنشاط مبشريها و اجتهادهم الذى لم يسبق لهٗ مثيل فى العالم الاسلامى فهم يمثلون انى حلوّا و ارتحلوا الحركة الدائمة لا يبالون بشظف العيش و لا بِحر البلاد التى يحلون بها او قرها، فأين بقية الفرق الاسلامية عن التشبه بِها و بِهم؟‘‘

(العرفان، الجزء 8،9 المجلد 29 – ذوالقعدة و ذوالحجة 1358ھ كانون الاول و الثانى 1939 – 1940ء صفحه 850)

ترجمہ:.....یہی حال اس جماعت کے مبلغین کا ہے کہ وہ ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں اور مسیحی مشنریز کو ایسی شکست فاش دی ہے کہ عیسائیوں نے خواب میں بھی اس کا نہ سوچا ہوگا۔ اگر وہ (احمدی مبلغین۔ ناقل) نہ ہوتے تو معاملہ عرب قوم کے علماء پر منحصر ہوتا جو کردوں کی طاقت کے آگے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے اپنے دنیوی معاملات پر مطمئن ہیں.... اور انہیں اس (تبلیغ دین کے) معاملے سے کوئی سروکار نہیں۔.... چند سال ہوئے جب احمدیت مغربی افریقہ کے ملک گولڈ کوسٹ میں داخل ہوئی اور جن لوگوں نے اس (احمدیت) کے ذریعے اسلام قبول کیا اُن کی تعداد بیس ہزار سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اور 121 بلکہ اس سے کچھ زائد ان لوگوں کی مختلف مقامات میں مساجد ہیں۔ یہ سب اس جماعت کے مبلغین کی جانفشانی اور ان کے زبردست جہاد کا نتیجہ ہے جس کی فی زمانہ عالم اسلامی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ لوگ فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں نہ سامان معیشت کی تنگی کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ملک کی گرمی یا سردی ان کو اپنے کام میں پورے منہمک اور مصروف رہنے سے روکتی ہے۔ پس باقی اسلامی فرقوں کی اس (جماعت) اور ان (کے مبلغین) سے کیا مشابہت!

1924ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سفر انگلستان پر تشریف لے گئے تو آپ کو بھی افریقہ سے لندن بلا لیا چنانچہ آپ اس موقع پر حضور کی خدمت میں لندن حاضر ہوئے۔ حضورؓ نے اس موقع پر اظہار خوشنودی کے طور پر ایک خوبصورت فاخرہ جُبہ جو زیب تن کیا ہوا تھا، آپ کو عطا فرمایا۔ (میری پونجی صفحہ 88) ۔ جون 1925ء کو شہزادی Louise جو برطانوی شاہ جارج پنجم کی بہن تھیں، سیر اور شکار کی غرض سے غانا آئیں تو آپ نے اس موقع پر انہیں تحفہ شہزادہ ویلز وغیرہ کتب کے تحفے کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کی چٹھی لکھی جس پر ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے شکریہ کا خط آیا۔ اسی طرح غانا کے آشانٹی قوم کے تیرھویں بادشاہ Prempeh I انگریزوں کے طرف سے جلاوطن کیے جانے کے 28 سال بعد دوبارہ اپنی قوم میں آئے اور اپنا پہلا بت پرستی کا مذہب ترک کر کے عیسائی ہو گئے تھے، انہوں نے اپنے متعلقین کو جمع کر کے عیسائیت کا پیغام دیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر وفات مسیحؑ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیغامات پر مشتمل ایک مفصل خط ان کو لکھا۔ (الفضل یکم ستمبر 1925ء صفحہ 2) غرضیکہ تبلیغ اسلام کا کوئی موقع آپ نے ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں ایک موقع پر فرمایا: ’’ہمارے حکیم فضل الرحمٰن صاحب افریقہ گئے .... خدا نے انہیں خوب کامیابی عطا کی۔ مشن کو پہلے سے زیادہ انہوں نے مضبوط بنایا۔‘‘

(الفضل 26/ نومبر 1929ء صفحہ 6)

آپ کو افریقہ گئے سات سال ہو گئے تھے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی جگہ حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کو افریقہ بھجوایا۔ آپ دار التبلیغ کا کام ان کے سپرد کر کے 29/ ستمبر کو گولڈ کوسٹ سے روانہ ہوئے۔ آپ کی روانگی کے وقت جماعت کے احباب پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ (الفضل 14/ جنوری 1930ء صفحہ 2)

واپسی کے اس سفر میں آپ نے سیرالیون کا دورہ بھی کیا جہاں سے پھر انگلستان سے ہوتے ہوئے مورخہ 27/ جنوری 1930ء کے قادیان پہنچے جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ آپ کا استقبال فرمایا۔ اگلے روز آپ کی آمد کی خوشی میں دفاتر اور سکولوں میں چھٹی کی گئی۔

(الفضل 31/ جنوری 1930ء صفحہ 1)

افریقہ سے واپس آنے کے بعد آپ کی شادی محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت حضرت شیخ فضل حق رضی اللہ عنہ (وفات: 3/ جولائی 1955ء) کے ساتھ ہوئی، شادی کے کچھ عرصہ بعد فروری 1933ء میں آپ کو دوبارہ مغربی افریقہ بھجوایا گیا اور آپ انگلستان سے ہوتے ہوئے پہلے سیرالیون اور پھر گولڈ کوسٹ پہنچے، دونوں جگہوں پر کچھ قیام کرتے ہوئے بالآخر جولائی 1934ء میں نائیجیریا پہنچے۔ آپ کے نائیجیریا پہنچتے ہی آپ کو ایک خطرناک اندرونی کشمکش کا سامنا کرنا پڑا، بعض اشرار کی بغاوت کی وجہ سے ایک مدت تک آپ

کو سخت مخالفت اور مقدمات کا جھیلنا پڑے، یہ پُرفتن حالات 1939ء تک جاری رہے۔

1940ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تشکیل نو فرمائی اور پوری توجہ اور محنت سے اس کی ترقی اور استحکام کی کوشش کی اور بہت جلد بفضلہٖ تعالیٰ احمدیہ دار التبلیغ کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کیا اور احباب جماعت کو نظام خلافت کے ساتھ مربوط کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام پر آپ نے بھی فوراً نائیجیریا میں مجلس خدام الاحمدیہ بنائی اور پھر مجلس اطفال الاحمدیہ کی بھی بنیاد رکھی۔ (الفضل 21/جولائی 1938ء صفحہ 2) تعلیم و تربیت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ لیگوس کی جیل کے مسلمانوں میں ہر اتوار کے روز لیکچر دیتے، اسی طرح لیگوس میں Kings College کے مسلمان طلبہ کو دینیات کے متعلق لیکچر دینے کا بھی آپ کو موقع ملتا رہا۔

(الفضل 26/اپریل 1938ء صفحہ 8)

اس عظیم مجاہد کی قربانی کا ایک رنگ یہ بھی ہے کہ آپ کے افریقہ قیام کے دوران ہی 1925ء میں آپ کی والدہ حضرت عظیم بی بی صاحبہ نے وفات پائی اور دوسری مرتبہ افریقہ بھجوائے جانے کے دوران 1942ء میں آپ کے والد صاحب نے وفات پائی اور اپنے والدین کی جدائی کا صدمہ آپ نے خدمت دین کی خاطر دیار غیر میں برداشت کیا۔

آپ کی کوششوں سے لیگوس، نائیجیریا میں Oja Giwa Street پر جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی مسجد تعمیر ہوئی جس کا سنگ بنیاد 12/مارچ 1943ء کو حضرت چودھری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ نے ایک نہایت باوقار تقریب میں رکھا جس میں سر عزیز الحق صاحب ہائی کمشنر فار انڈیا، گورنر آف بمبئی Sir John Colville سمیت شہر کی کئی معزز شخصیات شریک ہوئیں۔ اس تقریب کی صدارت گورنر آف نائیجیریا Sir Bernard Henry Bourdillon نے کی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کی خبر نائیجیریا کے اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ وسیع پیمانہ پر شائع ہوئی۔

THE DAILY SERVICE
(OFFICIAL ORGAN OF THE NIGERIAN YOUTH MOVEMENT)
Vol. III No 868 LAGOS, SATURDAY, MARCH 13, 1943 PRICE ONE PENNY

Dr Sir Mohammed Zafrullah Khan Lays Foundation Stone Of New Ahmadiyya Mosque

Dr Sir Zafrullah Khan Lays Foundation Stone Of New Ahmadiyya Mosque

DISTINGUISHED INDIAN MAKES IMPRESSIVE SPEECH

Men Of All Races And Continents Witness Unique Ceremony

(نائیجیریا کے اخبار The Daily Service میں چھپنے والی احمدیہ مسجد کی خبر)

(لیگوس میں احمدیہ مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک یادگار تصویر)

اس مسجد کی تعمیر بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی نگرانی اور مقامی احمدیوں کی دن رات محنت سے بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچی اور اسی سال مورخہ 27/اگست کو آپ نے اس کا افتتاح فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس کا نام ”مسجد فضل“ رکھا۔ آپ لکھتے ہیں:

”ہمارے اندر کہاں طاقت تھی کہ ہم ایسی عالی شان مسجد تو درکنار مٹی کا ایک کچا جھونپڑہ بھی بنا سکتے۔ یہ ہمارے آقا کا کرم تھا کہ حضور نے پانچ ہزار روپے کی گرانقدر رقم ہمیں بطور امداد عطا کیے جانے کے واسطے ناظر صاحب بیت المال کو ارشاد فرمایا۔“ (الفضل 24/نومبر 1943ء صفحہ 4)

مسجد جیسی اس عظیم الشان نعمت کے کچھ عرصہ بعد ہی مورخہ 6/اگست 1945ء کو آپ نے Idunmagbo Avenue, Lagos پر احمدیہ مشن ہاؤس لیگوس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور ایڈریس پڑھا جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز نومبر 1945ء میں شائع شدہ ہے۔ اس تقریب سے تین دن پہلے لیگوس کے اخبار Nigerian Daily Times کی 3/اگست کی اشاعت میں ایک غیر احمدی نامہ نگار کے قلم سے جماعت احمدیہ کے متعلق ایک مضمون چھپا جس میں اس نے لکھا کہ

“The local branch of the Sadr Anjuman Ahmadiyya is fortunate in having the active leadership of their energetic Emir Alhaji F. R. Hakeem, whose unbounded energy and outstanding organising ability is what known to all who know him. Alhaji Hakeem's work on the Gold Coast from where within a few years he admirably succeeded in establishing an extensive Mission with an ambitious and steadily expanding educational

programme, marks him out as a man who possesses not only vision, but also the necessary energy and organising ability to translate his dreams into reality.

Still greater things are expected of the local branch of the Ahmadiyya Movement under his lead, for the welfare and uplift, not only of those who belong to that particular act, but of the Muslim Community of Nigeria as a whole."

(Nigerian Daily Times, Lagos, Friday, Aug 3, 1945 page 2)

ترجمہ: ”مقامی جماعت احمدیہ بہت ہی خوش قسمت ہے کہ اسے مولوی حکیم فضل الرحمان صاحب جیسے مستعد رہنما کی قیادت نصیب ہے جن کی غیر معمولی استعداد اور بڑھی ہوئی تنظیمی قابلیت سے ہر وہ شخص آگاہ ہے جو انہیں جانتا ہے ..... الحاج حکیم صاحب کے گولڈ کوسٹ (غانا) میں کام سے چند سالوں کے اندر آپ ایک پر جوش اور مسلسل توسیع پذیر تعلیمی پروگرام کے ساتھ ایک وسیع مشن قائم کرنے میں قابل ستائش طور پر کامیاب ہو گئے۔ آپ ایک ایسے انسان ہیں جو کسی بڑے کام کا تصور ہی نہیں کرتے بلکہ اپنی خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی قدرت بھی رکھتے ہیں اور ان کی رہنمائی میں ابھی بہت بڑے بڑے کاموں کے سرانجام پانے کی توقع ہے.....“ (الفضل 22/اکتوبر 1945ء صفحہ 5)

Alhaj Maulvi F R Hakeem, Ameer of the Nigeria Branch of the Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian. He laid the Foundation stone of their new Mission House at Idumagbo Avenue on Monday afternoon.

Nigerian Daily Times)
میں چھپی آپ کی ایک تصویر)

اسی دار التبلیغ کی تقریب کے دوران آپ نے یہ بھی بتایا کہ ”جماعت احمدیہ کی ایک شاخ نائیجیریا میں 1916ء کے قریب قائم ہوئی۔ اس ملک میں اس جماعت کے قیام کی ہسٹری بالکل ویسی ہی ہے جیسی کہ خدائی جماعتوں کی ہوا کرتی ہے جو آرام و آسائش کی نہیں بلکہ مصائب و آلام سے پُر ہوتی ہے ..... سب سے پہلے الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ 1921ء میں یہاں آئے، ان کے بعد میں 1922ء میں آیا اور اسی وقت سے ہمارے لیے مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا، ہم پر پتھر پھینکے گئے، چاقوؤں سے زخمی کیا گیا، سوسائٹیوں سے خارج کیا گیا، گھروں سے نکالا گیا اور مقدمات میں گھسیٹا گیا لیکن آج ماہتاب احمدیت بدر کامل کی طرح آسمان نائیجیریا میں درخشندہ ہے.....“

(الفضل 24/اکتوبر 1945ء صفحہ 4)

اسی تقریب کے دوران ہی مرکز سے بھیجے گئے نئے مبلغ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مغربی افریقہ کے بعض دیگر مبلغین کے ساتھ پہنچ گئے۔ آپ دار التبلیغ کے معاملات ان کو سمجھاتے ہوئے اور مشن کا چارج ان کے سپرد کرتے ہوئے 1947ء میں واپس مرکز سلسلہ روانہ ہوئے جبکہ ہندوستان تقسیم ہو چکا تھا۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اپنے اس محسن مربی کی الوداعی تقریب نہایت محبت کی راہ سے لیگوس کے معروف Glover Memorial Hall میں منعقد کی جس کی صدارت وہاں کے ایک مشہور و معروف ڈاکٹر Afrinolu Maja نے کی اور سینکڑوں غیر احمدی اور عیسائی صاحبان نے بھی اس میں شامل ہو کر آپ کی عزت افزائی کی۔ (الفضل 5/نومبر 1947ء صفحہ 4) نائیجیریا سے روانہ ہو کر آپ پہلے بیروت گئے جہاں سے احمدی احباب کی ملاقات کے لیے شام پہنچے اور دمشق میں کچھ دن قیام کیا، اس قیام کا حال محترم شیخ نور احمد منیر صاحب مبلغ دمشق نے اخبار الفضل 7/دسمبر 1947ء صفحہ 6 پر کیا ہے۔ دمشق میں آپ کے نزیل ہونے کا سن کر جماعت احمدیہ فلسطین نے آپ کو فلسطین آنے کی دعوت دی چنانچہ لکھا ہے:

”ثم اجبرتهٗ محبتنا و دعوتنا الملحة على زيارتنا، فشرفنا بقدومه الى فلسطين فى 20 ذى الحج، و نزل عندنا، و فى ذالك شرف لنا ضيفًا كريمًا و اخًا مبجلًا و مكث لدينا عشرة ايام، احتفلت به الجماعة الاحمديه بالكبابير و حيفا و اقامت حفلات عدة لتكريمه، القيت فيها الخطب و القصائد و اخذت لهٗ الصور و نشرت احاديثهٗ فى الجرائد .... ان نزول حضرته عندنا كان نعمة من النعم و بركة من البركات فقد راينا بأعيننا فى شخصه الكريم بطلًا من ابطال الاسلام و مفخرة من مفاخر الأحمدية الذى قضيٰ 22 عامًا فى سبيل خدمة الاسلام ...“

(البشریٰ ستمبر 1947ء صفحہ 129،130)

ترجمہ: پھر آپ کو ہماری محبت اور دعوت نے ہماری زیارت پر مجبور کیا چنانچہ آپ 20/ذوالحجہ کو فلسطین تشریف لائے اور ہمارے ہاں نزیل ہو کر ہمارے معزز مہمان اور قابل احترام بھائی ہونے کا شرف بخشا۔ آپ ہمارے پاس دس دن رہے جس دوران جماعت احمدیہ نے کبابیر اور حیفا میں آپ کے اعزاز میں کئی تقاریب منعقد کیں جس

میں تقاریر اور نظمیں ہوئیں اور تصاویر لی گئیں اور اخبارات میں ان کا ذکر شائع کیا گیا... آپ کی ہمارے ہاں آمد یقیناً ایک نعمت اور برکت تھی کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کی عزت مآب شخصیت میں اسلام کا ایک ہیرو اور جماعت احمدیہ کا فخر دیکھا جس نے 22 سال (بیرون ملک) تبلیغ اسلام میں گزارے۔ دمشق اور فلسطین کے مقامی اخبارات میں بھی آپ کی آمد کی خبریں شائع ہوئیں۔

آپ نومبر 1947ء میں پاکستان پہنچے جبکہ ملک تقسیم ہو چکا تھا اور ابھی ربوہ کی بنیاد بھی نہ پڑی تھی۔ اخبار الفضل نے آپ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے لکھا: ”....ہم تمام جماعت کی طرف سے آپ کی کامیاب مراجعت کے موقعہ پر آپ کی خدمت میں اَھلًا و سھلًا و مرحبًا عرض کرتے ہیں۔“ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ عالمی شہرت یافتہ سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام کے حقیقی ماموں تھے، ان کی پڑھائی کے دوران آپ بھی احباب جماعت کو دعاؤں کے لیے کہتے، ایک جگہ لکھا ہے: ”خاکسار کے بھانجے عزیز عبدالسلام کا امتحان کیمبرج میں 29/مئی 1948ء سے شروع ہے۔ مہربانی فرما کر اُس کی اعلیٰ کامیابی کے لیے دعا فرمائی جائے .... خاکسار فضل الرحمٰن حکیم مبلغ آمدہ از مغربی افریقہ (الفضل 4/جون 1948ء صفحہ 6)

جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ بڑھاپے میں قدم رکھ چکے تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھیں اور بچے جوان ہو چکے تھے۔ افریقہ سے مراجعت پر 1948ء کی ابتداء سے کچھ عرصہ تک آپ نے وکالت تبشیر اور نظارت دعوۃ و تبلیغ میں خدمات انجام دیں جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو افسر لنگرخانہ و مہمان خانہ مقرر فرمایا اور یہ اہم فریضہ بھی آپ نے بڑی محنت سے سرانجام دیا، اسی دوران آپ ہائی بلڈ پریشر اور یرقان کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو گئے لیکن اس بیماری میں بھی آپ مسلسل کام کرتے رہے یہاں تک کہ بعض بزرگوں کے اصرار پر جولائی 1955ء میں مناسب علاج معالجے کے لیے لاہور چلے گئے لیکن آپ کو کوئی افاقہ نہ ہوا اور تبلیغ اسلام کا یہ احمدی بطل عظیم 28/اگست 1955ء کو 59 سال کی عمر میں راہیٔ ملک بقا ہوا، اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی قبر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ”اسی طرح حکیم فضل الرحمٰن صاحب جو حال ہی میں میرے پیچھے فوت ہوئے ہیں، وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لیے چلے گئے اور تیرہ چودہ سال تک باہر رہے۔ جب وہ واپس آئے تو اُن کی بیوی کے بال سفید ہو چکے تھے اور ان کے بچے جوان ہو چکے تھے۔“ (الفضل 22/اکتوبر 1955ء صفحہ 3) آپ کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ نے 13/اکتوبر 1996ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

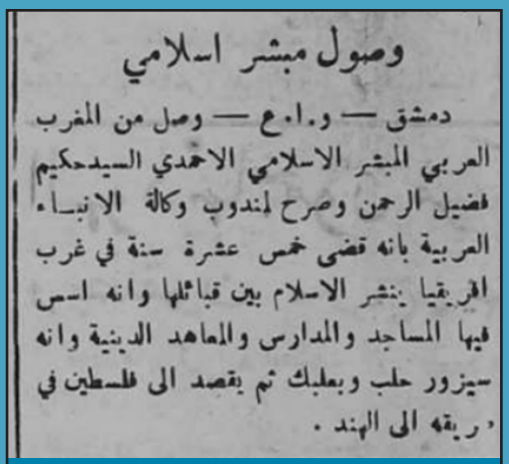

وصول مبشر اسلامي

دمشق — و.ا.ع — وصل من المغرب العربي المبشر الاسلامي الاحمدي السيدحكيم فضيل الرحمن وصرح لمندوب وكالة الانباء العربية بانه قضى خمس عشرة سنة في غرب افريقيا ينشر الاسلام بين قبائلها وانه اسس فيها المساجد والمدارس والمعاهد الدينية وانه سيزور حلب وبعلبك ثم يقصد الى فلسطين في طريقه الى الهند .

(الشعب، یافا، فلسطین۔ منگل 4/نومبر 1947ء صفحہ 2 کالم 4)

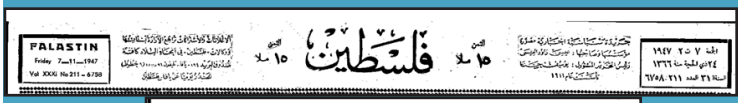

FALASTIN Friday 7 November 1947 Vol XXIX No 311 – 6788

فلسطين

١٥ ملا

١٥ ملا

ع المبشر الاسلامي الاحمدي

لسلمون في نيجريا يؤيدون قضية عرب فلسطين

حيفا في ٦ ت ٢ - لمراسل فلسطين الخاص - ... الى حيفا الحاج فضل الرحمن حكيم المبعوث الاسلامي الاحمدي الذي قضى حوالي ١٥ سنة في نيجيريا غربي افريقيا يقوم بدعوته الدينية ... جاء حيفا يوم اول امس في طريقه الى الهند ... الكلية ... وقد اجتمعنا بحضرته بصحبة السيد رشدي ... فلسطين وقيس عبد الطائفة وحدثنا ... الى اربعين الف مسلم اجتمعوا في عيد الاضحى في نيجيريا واعلنوا تأييدهم لقضية عرب فلسطين وكلفوه بنقل شعورهم وتحيتهم واستعدادهم لكل تضحية مؤازرة لاخوانهم عرب فلسطين ونقل هذه التحية للهيئة العربية العليا ... القدس للاجتماع ... الهيئة العربية العليا ... الغاية

وحدثنا عن فيه من احداث في نيجيريا وكيف قضى زهاء ١٥ سنة هناك وهو يحمل رسالته الروحية كما حدثنا عن انشاء الكثير من المدارس هناك وقد قام بتأسيس حوالي عشر مدارس هناك لتعليم اللغتين العربية والانكليزية وحوالي ثلاثين مسجدا وكان المسلمون هناك في ذلك الحين متفرقة كلمتهم فاجتمعوا واتحدوا ويتلقون حتى اصبحوا يرسلون بعثات علمية الى الخارج ويعطف المسلمون هناك على فلسطين عطفا كبيرا ويهتمون بهذه القضية اهتماما بالغا. واعلنوا امرارا وضعهم للتقسيم ويؤيدون مطالب اخوانهم العرب لان فلسطين مهد المقدسات الاسلامية والمسيحية وقد اعلنوا سرورا امامي من استعدادهم للمجيء الى فلسطين ونصرة اخوانهم العرب

وحدثنا عن الحركة الثقافية التي اخذت تنتشر هناك بين المسلمين فقال انهم يتكلمون العربية والانكليزية معا لغتهم الاصلية وان الاحمدية عندما دخلت البلاد انشأت المدارس والمساجد

(فلسطین 7/نومبر 1947 صفحہ 2)

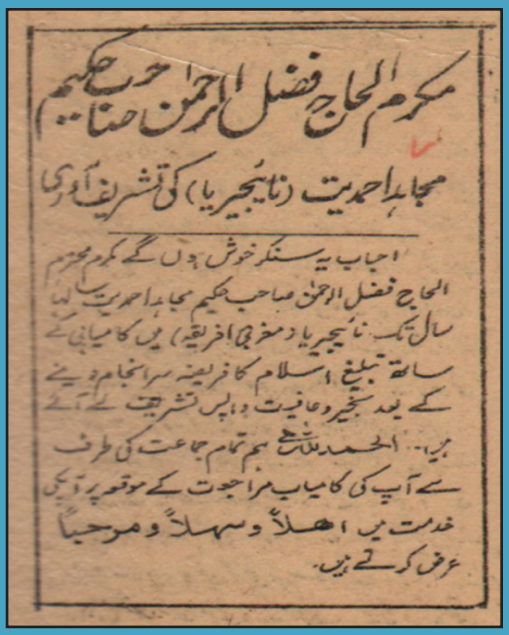

مکرم الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم

مجاہد احمدیت (نائیجیریا) کی تشریف آوری

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے مکرم محترم الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم مجاہد احمدیت سات سال تک نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمدللہ ہم تمام جماعت کی طرف سے آپ کی کامیاب مراجعت کے موقعہ پر آپکی خدمت میں اھلاً وسھلاً ومرحبا عرض کرتے ہیں۔

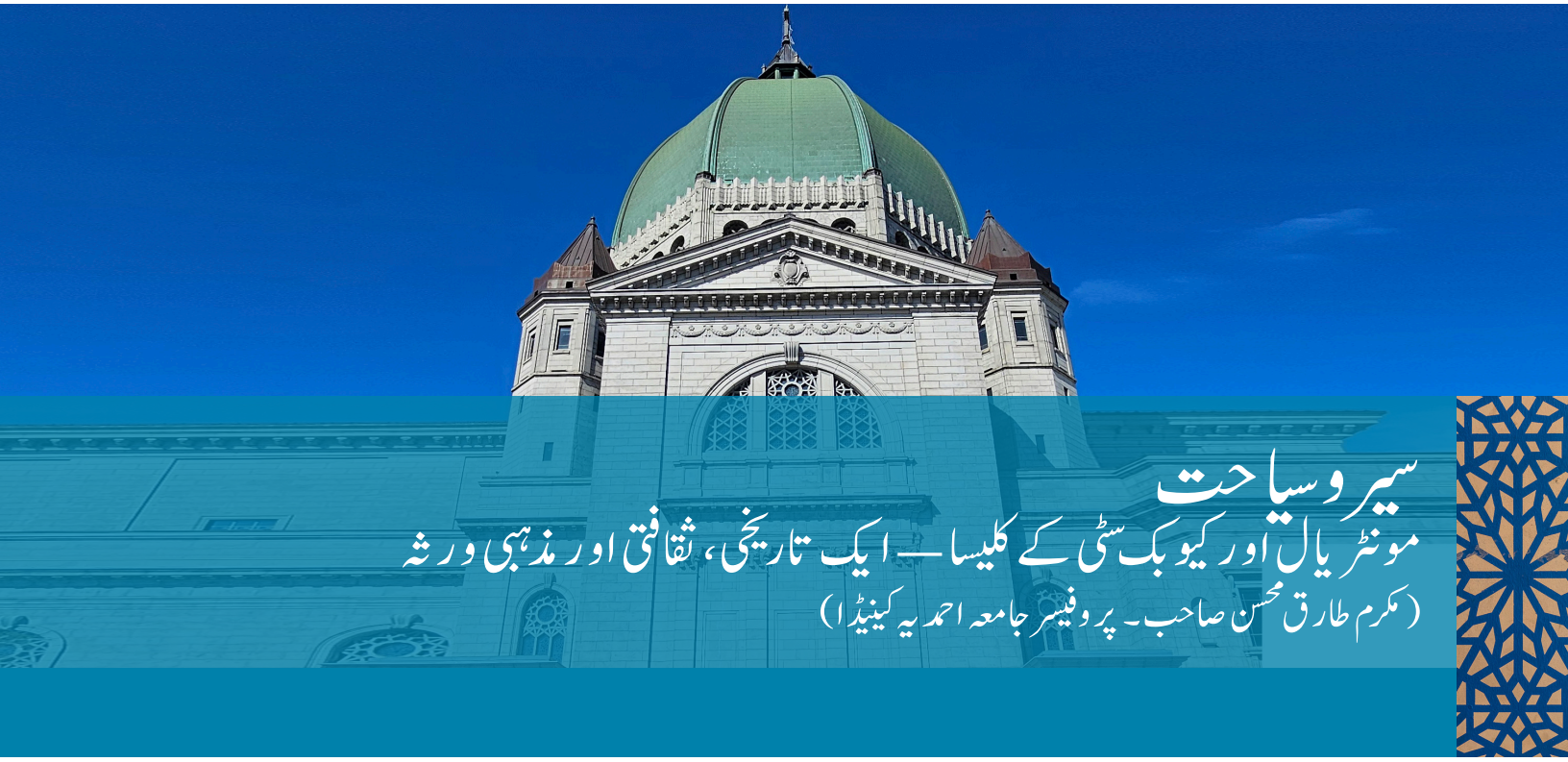

سیر و سیاحت

مونٹریال اور کیوبک سٹی کے کلیسا — ایک تاریخی، ثقافتی اور مذہبی ورثہ

(مکرم طارق محسن صاحب۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

بالعموم کینیڈا کو دنیا بھر میں ایک ماڈرن، روشن خیال اور کثیر الثقافتی ملک کے طور پر جانا جاتا ہے، لیکن کینیڈا کا ہی ایک صوبہ جس کا نام کیوبک ہے یہ شہر قدیم تاریخ اور روایات کو لیے ہوئے قائم دائم ہے۔ کینیڈا کا یہ صوبہ نہ صرف فرانسیسی زبان اور ثقافت کا مرکز ہے، بلکہ مذہبی و ثقافتی ورثے کے حوالے سے بھی ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ خاص طور پر اس صوبے کے دو بڑے شہر، مونٹریال اور کیوبک سٹی، کیتھولک مسیحیت کے مرکز رہے ہیں اور تاریخی کلیساؤں کا خزانہ ہیں۔ یہ کلیسا صرف عبادت گاہیں ہی نہیں ہیں بلکہ فنِ تعمیر، تاریخ، مذہب اور سیاحت کا دلکش امتزاج بھی پیش کرتے ہیں۔ ان کے مینار، شیشے کی کھڑکیاں، سنگِ مرمر کے فرش اور قدیم فن پارے نہ صرف مقامی لوگوں کے ایمان کی علامت ہیں بلکہ سیاحوں کو بھی اپنی جانب کھینچتے ہیں۔

خاکسار کو اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے درجہ خامسہ کے 25 طلبا کے ساتھ تعلیمی دورہ پر مونٹریال اور کیوبک سٹی جانے کا موقع ملا۔ اس ٹرپ کے دوران مختلف مقامات جو کہ ثقافتی اور مذہبی اہمیت کے حامل تھے ان کو دیکھنے کا موقع ملا۔ ان میں سے چند کا تعارف پیش خدمت ہے:

مونٹریال کے کلیسا

مونٹریال کو "کلیساؤں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہاں 600 سے زائد گرجا گھر موجود ہیں۔ ان میں کچھ کلیسا تاریخی حیثیت رکھتے ہیں، کچھ فنِ تعمیر کا شاہکار ہیں، اور کچھ آج بھی مذہبی سرگرمیوں کا مرکز ہیں۔

نوٹری-دام باسیلیکا (Notre-Dame Basilica): مونٹریال کا سب سے مشہور اور قابل دید کلیسا، نوٹری-دام باسیلیکا، پرانے شہر (Old Montreal) کے قلب میں واقع ہے۔ یہ 1829 میں تعمیر ہوا اور اس کا فنِ تعمیر نیو گوتھک (Neo-Gothic) طرز کا شاہکار ہے۔ اس کلیسا کی چھت، نیلا آسمانی رنگ، سنہری ستارے، لکڑی کی

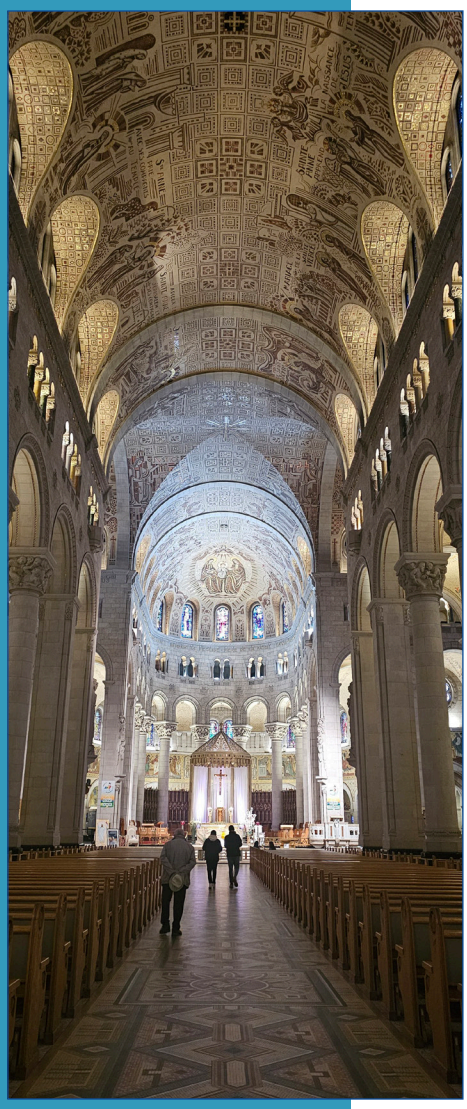

نقش و نگاری اور رنگین شیشوں کی کھڑکیاں، دیکھنے والوں کو مبہوت کر دیتی ہیں۔ یہ کلیسا نہ صرف مذہبی رسومات کے لیے استعمال ہوتا ہے بلکہ یہاں شادیوں، کانسرٹس اور دیگر ثقافتی تقاریب بھی منعقد ہوتی ہیں۔ اس کی گھنٹیوں کی گونج اور آرگن (Organ) کی موسیقی یہاں کے ماحول کو مسحور کن کر دیتی ہے۔

سینٹ جوزف اوراٹوری (Saint Joseph's Oratory): یہ کلیسا مونٹریال کے مغربی پہاڑ (Mount Royal) کی بلندی پر واقع ہے اور یہ کینیڈا کا سب سے بڑا کلیسا ہے۔ اس کی تعمیر 1904ء میں شروع ہوئی اور کئی دہائیوں تک جاری رہی۔ یہ کلیسا سینٹ جوزف کے نام پر ہے، جنہیں رومن کیتھولک عقیدے میں محنت اور خاندان کا سرپرست مانا جاتا ہے۔ یہ مقام زائرین کے لیے روحانی سکون اور شفا کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ لوگ یہاں دعائیں کرنے اور نذریں چڑھانے آتے ہیں۔ سینکڑوں سیڑھیاں چڑھ کر لوگ اپنے ایمان کی تجدید کرتے ہیں۔ یہاں کا گنبد 97 میٹر بلند ہے، جو ویٹی کن سٹی کے سینٹ پیٹرز باسیلیکا کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے بڑا گنبد ہے۔

کیوبک سٹی کے کلیسا

کیوبک سٹی شمالی امریکہ کا وہ نایاب شہر ہے جو یورپ کی طرز پر قلعہ بند ہے۔ یہ شہر نہ صرف تاریخی اہمیت کا حامل ہے بلکہ اس کے کلیسا بھی کینیڈا کی مذہبی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ کیوبیک سٹی کو فرانسیسی نوآبادیاتی دور میں کیتھولک چرچ کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ یہاں کے کلیسا مذہبی تاریخ اور یورپی فنِ تعمیر کی جھلکیاں پیش کرتے ہیں۔

نوٹری-دام دی کیوبیک باسیلیکا- کیتھیڈرل (Notre-Dame de Québec Basilica-Cathedral)

یہ کینیڈا کا قدیم ترین کلیسا ہے جس کی تعمیر 1664ء میں ہوئی اور اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ شمالی امریکا کا پہلا پاپائی باسیلیکا ہے اور کینیڈا کے پہلے بشپ، سینٹ فرانسو ڈی لاوال کی آخری آرام گاہ ہے۔ یہ اولڈ کوبیک کے تاریخی مرکز میں واقع ہے اور یونیسکو کے عالمی ورثے کا حصہ بھی ہے۔ اس کے اندر موجود قبرستان، پینٹنگز، سنہری تزئین اور آرکیٹیکچر زائرین کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

سینٹ این دی بیوپرے باسیلیکا (Sainte-Anne-de-Beaupré Basilica)

کیوبک سٹی سے تقریباً 30 کلومیٹر شمال مشرق میں واقع یہ کلیسا ہر سال لاکھوں زائرین کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ سینٹ این کو مریضوں کی شفا دینے والی مقدس خاتون مانا جاتا ہے، اور لوگ یہاں دعا کے لیے آتے ہیں۔ یہ کلیسا 17ویں صدی سے زائرین کے لیے مرکز بنا ہوا ہے۔ موجودہ عمارت 1920ء کی دہائی میں تعمیر کی گئی، اور اس کا فنِ تعمیر رومانسک اور گوتھک طرز کا امتزاج ہے۔ کلیسا کے اندر کئی بیساکھیاں اور وہیل چیئرز رکھی گئی ہیں، جو ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جنہیں یہاں شفا ملی۔

مونٹریال اور کیوبیک سٹی کے کلیسا صرف اینٹوں، ستونوں اور شیشوں کی عمارتیں نہیں، بلکہ وہ جگہیں ہیں جہاں تاریخ نے اپنی روشن داستانیں رقم کی ہیں، جہاں فن نے عبادت کو جمالیات کا رنگ دیا ہے۔

زاوية العرب

آية قرآنية "كتب الله الغلبة لأنبياءه ومرسليه"

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ

(المجادلة:22)

حديث شريف "طاعة وليّ الأمر"

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا، عَنْ يَعْقُوبَ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم "عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ"

(صحيح مسلم، كتاب الامارة)

من كلام الامام عليه السلام "لا بد من تحقق وعد الاستخلاف"

"ايها العلماء، فكِّروا في وعد الله واتّقوا المقتدر الذي اليه تُرجعون، انه جعل النبوّة والخلافة في بني اسرائيل ثم اهلكهم بما كانوا يعتدون، وبعث نبيَّنا بعدهم وجعله مثيل موسٰى، فاقراوا سورة "المزّمّل" ان كنتم ترتابون. ثم وعَد الذين آمنوا وعد الاستخلاف، ففكّروا في سورة "النور" ان كنتم تشكّون. هذان وعدان من الله فلا تُحرّفوا كلم الله ان كنتم تتّقون. ولذلك بُدِئَ سلسلةُ نبيّنا من مثيل موسٰى، وخُتِمَ على مثيل عيسٰى، ليتمّ وعد الله صدقًا وحقًّا، انّ في ذلك لآية لقوم يتفكّرون. وكان من الواجب ان يتساوى السلسلتان .. الأول كالأول والآخر كالآخر. الا تقراون القرآن او به تكفرون؟ فان تمنّيتم ان ينزل عيسٰى بنفسه فقد كذّبتم القرآن، وما اقتبستم من سورة "النور" نورا، وبقيتم مع النور كقوم لا يبصرون. اتبغون عِوَجًا بعد ان تساوى السلسلتان؟ اتّقوا الله وعدِّلوا الميزان. ما لكم لا تتفقّهون؟ وكان وعد الله انه يستخلف منكم، وما كان وعده ان يستخلف مِن بني اسرائيل، فلا تتّبعوا فَيْجًا اعوجَ وتعالوا الى حَكَمِ ربِّكم ان كنتم تسترشدون. اتريدون ان تُفضّلوا على سلسلة نبيّكم سلسلة موسٰى؟ تلك اذًا قسمةٌ ضِيزى! فلِمَ لا تنتهون؟ الا تقراون سورة "النور"، او على القلوب اقفالها، او الى الله لا تُرَدّون؟ وان القرآن عدّل الميزان، واعطى نبيَّنا كلَّ ما اعطى مُهْلِكَ فرعونَ وهامان، فما لكم لا تعدِلون؟ وقد بلّغ القرآن امره، فمَن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون. اتختارون اهواءكم على كتاب الله ، او بلَغكم علمٌ يساوي القرآن، فأخرِجوه لنا ان كنتم تصدُقون. كلا .. بل وجدوا كُبراءهم عليه فهم على آثارهم يُهرَعون. وقد سوّى الله السلسلتين وهم يزيدون وينقصون. فمن اظلم ممن اتّخذ سبيلا غير سبيل القرآن؟ الا لعنة الله على الذين يظلمون. يا حسرة عليهم! الا يتدبّرون القرآن، او هم قوم عمون؟"

(الهدى والتبصرة لمن يرى)

في رحاب التفسير: (من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود احمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

يَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا (مريم:54)

شرح الكلمات: لا تعبُدْ: عبَد اللّهَ: طاع له وخضَع وذلَّ؛ وخدَم (الأقرب). فالمراد من لا تعبُدِ الشيطانَ اي لا تُطِعْه ولا تخضَعْ له.

التفسير:

* قال الله تعالى هنالا تعبُدِ الشيطانَ، مع انه لا احد في الدنيا يعبد الشيطان. فثبت ان العبادة لا تعني السجود فحسب، بل من معانيها ايضًا ان يطيع الانسان غيره طاعة كاملة دونما فحص

وبرهان. فاذا كان المرء يطيع زملاء السوء دون ان يفحص الأمر بعقله فهو الآخر مشرك. واذا كان يطيع هوى النفس ولا يراجع عقله فهو ايضًا مشرك. ذلك لأن ابا ابراهيمعليه السلام ما كان يعبد الشيطان بل الأصنامَ، ولكنه يخبره انما تعبد الشيطان، وهذا يعني ان اتباع امر بدون التعقل هو بمنزلة العبادة للشيطان، سواء اكان هذا الشيطان نفس المرء او زملاء السوء او الأرواح الشريرة، لأن الشيطان يكون مِن نفس المرء، ومن زملاء السوء، ومن الأرواح الشريرة ايضًا التي تتغلب على المرء عندما يصبح مغرمًا بالاثم، فتحثّه على المزيد من السوء والمعصية. عندما لا ينتقد المرء ما توسوس له نفسه من الشر والسوء، وحينما لا يفحص المرء ما يأمره به زملاؤه حتى يعرف الرديء من الجيد، وعندما يقع في الأرجاس جراء سوء اعماله بحيث يتم له الاتصال بالأرواح الشريرة الشيطانية، فانه في كل هذه الأحوال انما يعبد الشيطان في مصطلح القرآن الكريم. والواقع انّ تركَ المرءِ نقد الأمور بلا سبب ورضاه بالمنكرات بدون اي اعتراض لهو نوع من العبادة للشيطان.

فالله تعالى قد نبه بقوله لا تعبدِ الشيطانَ الى ان المرء اذا راى منكرًا في احد فلم ينتقده، ورضِي بما يأمره غيره من دون ان يتدبره ويفحصه فقد اعتبره الهًا، لأن الله تعالى هو وحده الذي لا يُسأل عما يأمر به، فاذا ايقن المرء بأن الله تعالى موجود فلا بد له من طاعة اوامره بدون سؤال وتردد، ولكن اذا لم تكن الأوامر من الله تعالى او ممن ينوب عنه، فلا بد من فحص كل امر ونقدِه قبل الطاعة.

* وان قوله تعالى ان الشيطان كان للرحمن عصيًّا ايضًا يؤكد ان المراد من عبادة الشيطان انما هو الطاعة بدون فحص وتدبر، ولا يعني عبادة الأصنام المادية، اذ متى راى الناس الأحجارَ تنكر رحمانية الله تعالى؟ وكيف يمكنها ذلك وهي جماد لا حراك بها، في حين ان الله تعالى يعلن هنا ان الشيطان كان للرحمن عَصِيًّا، والعصيّ هو العاصي اي الخارج عن الطاعة والآثم (الأقرب). اما الأصنام فأنّى لها ان تعصي الله تعالى؟ فانها لو اُلقيت في الكنيف لم تدر انها ملقاة في النجاسة ام انها امام شخص قد خر امامها ساجدًا. اذًا فلفظ عصيًّا قد زاد الأمر جلاء حيث بيّن ان قوله تعالى لا تعبُدِ الشيطانَ ليس المقصود به النهيَ عن عبادة الأصنام المادية، بل يعني النهي عن اتباع امر ما بدون تحرٍّ وفحص

اعلان "وثيقة البيعة باللغة العربية"

يمكنكم الحصول على وثيقة البيعة باللغة العربية من خلال موقعنا الرسمي، ولمن يرغب بالانضمام الى الجماعة الاسلامية الأحمدية يمكنه ملء الاستمارة وارسالها من خلال الرابط:

https://www.islamahmadiyya.net/baiat.asp

وعد الخلافة واستمرارها، ومن سينعم ببركتها

اليوم هو 27 ايار/مايو ويُعرف في الجماعة كيوم الخلافة، ونعقد في هذا اليوم او ما قبله او بعده كل عام جلسات ونحتفل فيها بيوم الخلافة، ولكن لماذا نفعل ذلك؟ علينا ان نضع الجواب على هذا السؤال امام اعيننا دائما ويجب ان نحث اجيالنا واولادنا ايضا للتأمل في ذلك. يعود تاريخ هذا اليوم الى 27 ايار/مايو 1908م، حين اقام الله تعالى في الجماعة الاسلامية الأحمدية نظام الخلافة بحسب وعوده وبمنّته علينا. وقد سبق ان وعد الله تعالى المسيح الموعود بتقدم جماعته وازدهارها، وحقق وعده في ذلك اليوم. كان المسيح الموعود عليه السلام يُعِدّ جماعته منذ فترة انه ما من احد منزه عن الموت، والأنبياء ايضا عندما يكملون مهمتهم، يتوفاهم الله تعالى. وذكر عليه السلام مرارًا ان اجله قد اقترب ولكنه بشّر اتباعه ايضا بأن جماعته التي اقامها الله ستزدهر وتنتشر وان وعود الله معه سوف تتحقق حتمًا، وان الجماعة ستنال التقدم باذن الله ولا يسع احدا ان يعرقل هذا التقدم. وقد بيّن رسول الله ﷺ ايضا نظام الخلافة في عهده وفي زمن "الآخرين" اي في زمن المسيح الموعود عليه السلام. فقال رسول الله ﷺ وهو في مجلس الصحابة:

"تكون النبوةُ فيكم ما شاء الله ان تكون، ثم يرفعها الله تعالى، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون، ثم يرفعها الله تعالى".

(منذ فترة ذكرت سيرة الخلفاء الراشدين في بيان سيرة الصحابة البدريين، وفي هذه الأيام يجري ذكر سيدنا ابي بكر رضى الله عنه، ويتضح من سيرة جميع الخلفاء كوضح النهار انهم قضوا فترة خلافتهم بكل تواضع ومتأسين بسُنّة رسول الله ﷺ ومتخذين القرآن الكريم دستورا للعمل، اي بذلوا قصارى جهودهم للسلوك على منهاج النبوة في كل خطوة)

تابع رسولُ الله ﷺ الحديث وقال: "ثم تكون مُلكًا عاضًّا، (يضيق الناس ذرعا في هذه الفترة

ويكتئبون) فتكون ما شاء الله ان تكون، ثم يرفعها الله تعالى، ثم تكون مُلكًا جبريةً". (وقد شهد التاريخ ذلك، بل هذا ما يفعله الحكام المنحرفون عن الدين مع رعاياهم اليوم، سواء اكانت حكومة سياسية ام مبنية على الملكية. كل مَن ينال الحكم، هذا الفريق او ذلك، تتغلب عليه المادية. فقال رسول الله ﷺ انه عندما تواجه الأمة هذه الظروف كلها ستثور رحمة الله وتقضي على فترة الظلم والجَور، "ثم تكون خلافةً على منهاج النبوة". ثم سكت.

النبوءة عن زوال فترة الظلم والجَور التي انبأ بها رسول الله ﷺ كانت لفائدة الذين سيبايعون خاتَم الخلفاء، سيدَنا الامام المهدي والمسيح الموعودعليه السلام ويعملون بحسب تعليمه.

لقد اسس الله تعالى نظاما، ولكن ان لم يُطع الناس هذا النظام واصروا على تعنّتهم تكون النتيجة، كما هي ظاهرة للعيان حاليا ويراها المسلمون في هذه الأيام. ندعو الله تعالى ان يهب هؤلاء الناس العقل والفهم ليعرفوا الخادم الصادق للنبي ﷺ ولا ينكروه والا يزدادوا ظلما واستبدادا لجماعته. فليكن واضحا ايضا ان سكوت النبي ﷺ بعد قوله: "ثم تكون خلافةٌ على منهاج النبوة" يعني ان هذا النظام سيستمر طويلا. يقول بعض الناس لعدم فهمهم الأمورَ بأن سكوته ﷺ يعني ان هذا النظام اي نظام الخلافة بعد المسيح الموعودعليه السلام سينتهي سريعا. ولكن القائلين بذلك مخطئون لأن المسيح الموعودعليه السلام قد وضّح هذا الموضوع بنفسه. الوعود التي اعطاها اللهُ تعالى المسيحَ الموعودعليه السلام متحققة لا محالة. يمكن ان تزول السماء والأرض ولكن لا يمكن لأحد ان يحول دون تحقق وعود الله تعالى.

يقول المسيح الموعودعليه السلام مبيّنا ان نظام الخلافة هذا سوف يدوم: "يا احبائي، مادامت سنة الله القديمة هي انه تعالى يُري قدرتين، لكي يحطّم بذلك فرحتَين كاذبتين للأعداء فمن المستحيل ان يغيّر الله تعالى الآن سنته الأزلية. لذلك فلا تحزنوا لما اخبرتكم به ولا تكتئبوا، اذ لابد لكم من ان تروا القدرة الثانية ايضًا، وان مجيئها خير لكم، لأنها دائمة ولن تنقطع الى يوم القيامة. وان تلك القدرة الثانية لا يمكن ان تأتيكم ما لم اغادر انا، ولكن عندما ارحل سوف يرسل الله لكم القدرةَ الثانية، التي سوف تبقى معكم الى الأبد بحسب وعد الله الذي سجلتُه في كتابي "البراهين الأحمدية".

اذن، ان قوله عليه السلام بأن القدرة الثانية اي الخلافة ستبقى معكم الى الأبد وعدٌ من الله تعالى انه سيكون في الجماعة دوما اناس يقومون لحماية الخلافة في الجماعة الاسلامية الأحمدية. فالسعداء منا هم الذين يعتصمون بالخلافة الأحمدية دوما وينصحون اجيالهم ايضا بذلك. الأشقياء هم الذين يريدون ان يحدّدوا الخلافة الأحمدية في حدود فترة معينة، او الذين يفكرون على هذا النحو. فهؤلاء الناس سوف سيواجهون الخيبة والفشل كما واجهوهما دائما.

ان تاريخ الجماعة يوحي بأن المعارضين واجهوا خيبة الأمل عند انتخاب الخليفة الأول والخليفة الثاني رضي الله عنهما.

على اية حال، يقول المسيح الموعودعليه السلام عن بقاء الخلافة شارحا الموضوع اكثر: "ان ذلك الوعد لا يتعلق بي بل يتعلق بكم انتم. كما يقول الله عزوجل: اني جاعل هذه الجماعة الذين اتبعوك فوق غيرهم الى يوم القيامة. فمن

الضروري ان يأتيكم يومُ فراقي لِيليه ذلك اليوم الذي هو يوم الوعد الدائم. ان الهنا الهَ صادق الوعد، وفِيٌّ وصدوق، وسيُحقق لكم كل ما وعدكم به. وبالرغم ان هذه الأيام هي الأيام الأخيرة من الدنيا، وهناك كثير من البلايا والمصائب التي آن وقوعها، ولكن لا بد ان تظل الدنيا قائمة الى ان تتحقق جميع تلك الأنباء التي انبأ الله تعالى بها. لقد بُعثتُ من الله تعالى كمظهر لقدرته، فأنا قدرة الله المتجسدة. وسيأتي من بعدي آخرون، سيكونون مظاهر قدرة الله الثانية".

اذن، ما وعد الله به المسيح الموعودعليه السلام عن نشأة الاسلام الثانية وازدهاره، وما اخبره بتحققه سوف يتحقق حتما، وسترى الجماعة ايام غلبة الاسلام وسترى ايام تقدم الجماعة الاسلامية الأحمدية وازدهارها باذن الله.

والذين سيظلون مرتبطين بالخلافة سيرثون افضال الله تعالى. ان الجماعة الاسلامية الأحمدية لا بد ان تنتشر في العالم، هذا ما قال المسيح الموعودعليه السلام، ولقد قال عن غلبة جماعته:

"هذه هي سنة الله الجارية، ومنذ ان خلق الانسان في الأرض ما زال يبدي هذه السنة دون انقطاع انه ينصر انبياءه ومرسليه. ويكتب لهم الغلبة، كما يقول: كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي (المجادلة: 22) والمراد من الغلبة هو انه كما ان الرسل والأنبياء يريدون ان تتم حجة الله على الأرض بحيث لا يقدر احد على مقاومتها، فان الله تعالى يظهر صدقهم بالبينات، ويزرع بأيديهم بذرة الحق الذي يريدون نشره في الدنيا، غير انه لا يكمِّله على ايديهم. بل ... يُظهر الله تعالى يدَ القدرة الثانية، ويهيّئ من الأسباب ما تكتمل به الأهداف التي كانت الى ذلك الحين غير مكتملة لحدٍّ ما." (الوصية)

وعليه فلا بد ان تبلغ الكمال جميع النبوءات التي قدّمها حضرته ووعود الله التي ذكرها، ولابد ان يتحقق ذلك من خلال نظام الخلافة الذي اقامه الله تعالى بعد وفاة حضرته عليه السلام. لقد قدر الله تعالى الازدهار للجماعة ولا يزال يعطيه اياها، وانه بنفسه يهدي الناس ويربطهم بالخلافة والا فليس بوسع الانسان ربط افراد الجماعة وخليفة الوقت في رباط وثيق لا مثيل له. ولا يربط الله تعالى قلوب الأحمديين القدامى بالخلافة فقط بل قلوب المنضمين اليها لاحقًا ايضا، مع انهم مبايعون جدد ولم يتلقوا تربية كاملة بعد. انه ليس بعمل الانسان بل هو فعل الله تعالى. فان هؤلاء يبدون الاخلاص والوفاء للمسيح الموعودعليه السلام ثم يظهرون باسمه الاخلاص والوفاء نفسه تجاه الخلافة الأحمدية التي اقيمت لاكمال مهمة المسيح الموعودعليه السلام. امّا كانت الطريقة التي بايع الناس بها الخليفة الأول للمسيح الموعودعليه السلام الا عبارةً عن تأييد الله تعالى ونصرته؟ وباستثناء عدد قليل من ذوي طبائع المنافقين الذين يكونون موجودون في كل جماعة فقد بدا يزداد عدد المخلصين للخلافة والأوفياء لها، اما المنافقون فقد وبخهم الخليفة الأول اشد توبيخ، وجعلهم لا يعدون مكانهم الذي يليق بهم، وبالتالي فلم يستطيعوا ان يرفعوا رؤوسهم."

(مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا امير المؤمنين ايده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود عليه السلام في 2022/5/27)